

کتاب خانہ کے علمی نوادر

عبدالقدوس ہاشمی

ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ میں اس وقت علاوہ مطبوعات کے حسب ذیل تعداد میں

مخطوطات، عکسیات اور مصورات موجود ہیں۔

مخطوطات - ۹۵

عکسیات - ۲۷۰

مصورات - ۴۱۴

یہ کتب خانہ اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا کہ جو حضرات ادارہ تحقیقات اسلامی میں تحقیق و مطالعہ کا کام کرتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کے لئے کتابیں مہیا ہو جائیں۔ اس لئے اس میں صرف وہی کتابیں جمع کی گئیں جن کی ضرورت ادارہ کے موضوعات بحث و تحقیق کے لئے کسی نہ کسی طرح پڑ سکتی تھی۔ کبھی یہ خیال نہیں کیا گیا کہ ہر فن پر زیادہ سے زیادہ کتابیں اس کتب خانہ میں جمع کر دی جائیں۔ جب کبھی ضرورت محسوس ہوئی، کوئی کتاب یا اس سے تعلق رکھنے والی دوسری کتابیں تلاش کر کے حاصل کی جاتی رہیں، یہاں تک کہ اب کتب خانہ میں تقریباً پچیس ہزار کتابیں، کتاچے اور رسائل و مجلات کی جلدیں جمع ہو گئی ہیں۔

ان میں مندرجہ بالا تعداد میں مخطوطات (یعنی قلمی کتابیں) عکسیات (یعنی فوٹو اسٹیٹ) مصورات (یعنی میکروفلم) کے علاوہ الراح (یعنی میکروفش) بھی ۴۶۸ کی تعداد میں مہیا ہو گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سارا ذخیرہ کسی نہ کسی خصوصیت کا حامل ہے۔ کتاب اگر مطبوعہ شکل میں بہ آسانی مل جائے تو نہ اس کے لئے میکروفلم بنانے کی ضرورت لاحق ہو سکتی ہے اور نہ فوٹو اسٹیٹ تیار کرنے کی حاجت۔ یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں کیا جاتا ہے جب کتاب آسانی سے قابل حصول نہ ہو، نادر ہو، کیا ہی ہو یا کسی خاص نسخہ میں کوئی ایسی خصوصیت موجود ہو جو دوسرے نسخہ ہائے کتاب میں نہ پائی جائے۔

عجائب خانوں اور نمائش گاہوں میں کتابوں کے ایسے نسخے تلاش کر کے رکھے جلتے ہیں جو خطاطی، نگارگری

یا مصوری وغیرہ کے فنی کمالات کے حامل ہوں یا ان میں کوئی تاریخی خصوصیت پائی جاتی ہو۔ مثلاً مصنف کے اس پر دستخط ہوں، یا کسی عالم جلیل کے مطالعہ میں رہا ہو، یا کسی بادشاہ، وزیر یا شیخ عہد کی نظر سے گزر چکا ہو۔ قلمی نسخوں کی اس قسم کی خصوصیات کا اہتمام عجائب خانوں اور نمائش گاہوں کا موضوع ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ میں اس کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کی پابندی کی گئی ہے کہ جو کتاب طبع ہو چکی ہے اس کا کوئی قلمی نسخہ نہ خریداجائے جب تک کہ وہ مطلوبہ نسخہ سے کسی طرح مختلف نہ ہو۔

بہر حال اگرچہ یہ کتب خانہ خاص مقصد سے اور خاص ادارہ کی ضرورت کے لئے قائم کیا گیا ہے لیکن پیرمیری خطوطات، ملکیات، مصورات اور الواح کا ایک معتد بہ ذخیرہ یہاں جمع ہو گیا ہے جو ہر اعتبار سے نادر اور قیمتی ذخیرہ ہے۔ پاکستان کے اور دوسرے ممالک کے متعدد اہل علم حضرات نے ان میں سے بہت سی کتابوں کے نقلیں اور ملکیات اس کتب خانہ سے حاصل کئے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اب اگر اس ذخیرہ میں سے ایک ایک کتاب پر کچھ نہ کچھ لکھا جائے تو یہ تقریباً آٹھ سو کتابوں کا تعارف نامہ پوری ایک ضخیم فہرست مشروح بن جائے گی۔ اس کے لئے بڑا وقت درکار ہے اور کسی رسالہ کی ضخامت اس کی محفل بھی نہیں ہو سکتی، اس لئے اس مختصر سے مضمون میں محض چند نوادر کا تعارف مقصود ہے۔

مخطوطات

قرآن مجید، کتب خانہ میں قرآن مجید کے تین مکمل قلمی نسخے ہیں اور چوتھا نسخہ صرف جز ثلث کا ہے۔ (اول) مخطوطہ ۱۔ یہ نسخہ اگرچہ بہت قدیم نہیں ہے بلکہ ۱۲۸۶ھ کا لکھا ہوا ہے۔ کاغذ نصیبی ترکی ہے۔ خط ترکی خطاطی کا بہترین نمونہ ہے۔ نگارگری اور طلاکاری کا کام نہایت دیدہ زیب ہے۔ حجم ۱۱ صفحات تقطیع ۲۰ x ۱۱ سیم سطر فی صفحہ ۱۵۔ لوح پر حواہرات کو گھس کر نگارگری کی گئی ہے۔ طلائی حقیقی استعمال کیا گیا ہے۔ سفیدہ کاشغری سے سفید روشنائی کا کام لیا گیا ہے۔ یہ نسخہ قرہ جاز (ترکی) میں لکھا گیا ہے اور اپنے کاتبین قاضی عبداللہ لطفی و سید اسماعیل علی کے کمال فن خطاطی و نگارگری پر مشاہد ہے۔

(دوم) قرآن مجید کا دوسرا مخطوطہ ۹۵ ہے۔ یہ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم المحدث الدہلوی المتوفی ۱۱۷۱ھ کے مشہور و مقبول فارسی ترجمہ فتح الرحمن کے ساتھ ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ نسخہ خود شاہ صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا، اور ان کے شاگرد سید نور شاہ نے یہ ترجمہ شاہ صاحب کو پڑھ کر سنایا تھا اور اجازت حاصل کی تھی۔ خود شاہ صاحب نے اس کے سرورق پر اپنے قلم سے اجازت، تحریر کی ہے اور دستخط

ثبت کئے ہیں۔

کاغذ دستی روشنائی صغ دودی و سرخ۔ خط معمولی بقدر مایقرا۔ نسخہ مکمل ہے اور نہایت اچھی حالت میں ہے۔ اس کی جلد نئی بنوائی گئی ہے۔

(سوم) قرآن مجید معراج، مخطوطہ ۱۳ ہے۔ تقطیع ۱۳x۲۱ سم۔ سطر فی صفحہ ۱۱۔ صفحات ۱۰۲۰۔ یہ نسخہ تیرہویں صدی ہجری میں کسی کاتب حافظ محمد زکریا سید پوری نے لکھا ہے۔ پاکستان کے دار الحکومت سے ملحق دیہات سید پور میں لکھا گیا ہے۔ کاغذ ویسی جدیدیں سرخ ہیں اور روشنائی معمولی صغ دودی ہے۔ خط نسخ۔ خوشخط تیسویں پارے میں سے ایک ورق ساقط ہے۔

(چہارم) قرآن مجید کا صرف تیسرا پارہ (مخطوطہ ۱۴) ہے۔ تقطیع ۱۳x۱۱ سم۔ سطر فی صفحہ ۵، صفحات ۱۲۔ یہ نسخہ قطنی مصری خط نسخ بہ طرز قدیم۔ آیات، طائے، بلا جداول، مکتوبہ قبل از سن ۷۷۷ھ۔ یہ نسخہ انقاہ مصر میں بہ عہد الملک الانشرف شعبان (۶۳۷ھ تا ۷۷۷ھ) لکھا گیا ہے۔ آیات کے نشانات، ورق طلاہ حل کر کے بنائے گئے ہیں۔ جن کی چمک میں آج تک کوئی فرق نہیں آیا ہے۔

قرآن مجید کے مندرجہ بالا چار نسخوں کے علاوہ ۹۱ مخطوطات ہیں جن میں سے بعض بہت ہی نادر اور قابل قدر ہیں مثلاً :

مخطوطہ معراج ترجمان معارف، مسند الحاج حسن ترجمان۔

تقطیع ۱۸x۲۸ سم، حجم ۶۷، صفحہ ۲۱۔ سطر فی صفحہ ۲۱۔ کاغذ دستی مسخوق، روشنائی سیاہ صغ دودی و سرخ شجرئی۔ خط نسخ خوشخط۔ سال تصنیف ۸۷۷ھ، کاتب کا نام نہیں ہے۔ موجودہ نسخہ تیرہویں صدی کے اوائل کا معلوم ہوتا ہے۔

یہ ایک سہ سانی لغت ہے۔ پہلی جلد میں عربی سے ترکی اور فارسی۔ اور دوسری جلد میں ترکی سے عربی اور فارسی قافوس اللغات تالیف کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب یوں ہے کہ:

الفاظ کی ترتیب حرف اول بہ ترتیب ابجدی ہے۔ پھر ہر حرف کے اندر الفاظ اور ضرب الامثال کو دس ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

- | | |
|---------------|--------------|
| (۱) اسم مصدر | (۲) فعل ماضی |
| (۳) فعل مضارع | (۴) فعل امر |
- (۱۳۶)

- (۵) فعل نہی
(۶) حیوانات
(۷) منافع و آلات
(۸) بحار، جبال و نباتات
(۹) اجرام سماویہ، افلاک، اسبوع و سین و معادن وغیرہ۔

مصنف ایک ترک عالم ہیں۔ اپنے مختصر سے مقدمہ زبان ترکی میں لکھتے ہیں کہ انہیں دفتر سرکاری میں ترجمان کی خدمت سپرد کی گئی تو انہیں خیال ہوا کہ عربی، ترکی اور فارسی کے لغات تیار کریں۔ اس لئے ایک لغت تین حصوں میں تیار کیا اور اس کا نام ترجمان معارف رکھا، یہ نسخہ جو ہمارے پاس ہے اس میں صرف دو حصے ہیں پہلا عربی، ترکی، فارسی، دوسرا ترکی، عربی، فارسی، قیاس چاہتا ہے کہ مؤلف نے تیسرا حصہ فارسی، ترکی، عربی کا تالیف کرنا چاہا تھا۔ شاید یہ حصہ تالیف ہی نہ ہو سکا۔ یا شاید اہل زمانہ سے یہ حصہ اصل کتاب سے الگ ہو گیا۔ پھر حال، اس نسخہ کے آخر میں کوئی ایسا نشان موجود نہیں جو اس تیسرے حصہ کے الگ ہو جانے کو ظاہر کر سکے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس کتاب کے دوسرے نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں، ممکن ہے کہ یہ نسخہ کیلتا ہو عربی زبان و لغت کے مشہور عالم شیخ عبدالغفور العطار نے ہمارے اس نسخہ کی میکروفلم حاصل کی ہے ان کی رائے بھی یہی تھی کہ یہ نسخہ شاید نسخہ وحید ہے۔

مخطوطہ نمبر (۱۳-۱۴-۱۵-۱۶) اشرف النور البیان و اسرار الحق البرہان فی فہم اوزان علم المیزان عربی، مصنفہ عزالدین علی بن ایدمر بن علی الجلدکی۔ المتوفی ۶۹۵ھ۔

تقطیع مختلف ضخامت ۴۵۵-۵۹۰-۶۳۵-۶۶۷ صفحات، سطور فی صفحہ مختلف۔

کتاب کا موضوع فن طبعیات اور کیمیا ہے یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور اس کا مصنف مشہور عالم کیمیا علی بن ایدمر الجلدکی ہے۔ الجلدکی کے باپ دادا بھی اس فن کے ماہرین ہیں سے تھے اور اٹھویں صدی ہجری میں یہ خاندان فن طبعیات اور کیمیا میں ماہرین کا مشہور و معروف خاندان تھا۔ اس کی بہت سی تصانیف ان فنون پر موجود ہیں جن میں شمرة الارشاد، تخریج الاجساد، کنز الاختصاص اور غایتہ السرد وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ الجلدکی نے اپنی اس کتاب میں جو کتاب البرہان کے نام سے مشہور ہے پہلے تو علمائے طبعیات اور علمائے کیمیا کے اصول اور موازین سے متعلق قواعد لکھے ہیں۔ اس کے بعد یونانی حکیم پلیناس کی کتاب الاجساد البیع اور طبر بن حیان المتوفی ۲۷۰ھ کے رسالۃ الاجساد اور الموازین پر اس کے دور سالوں کی بڑی شرح و بسط کے ساتھ توضیحات

پیش کی ہیں۔ اور سچ فرنی کیمیا اور طبعیات کے مختلف موضوعات پر تفصیلی بحث کی ہے۔

اس کتاب کے طبع ہونے کی اب تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ اس کے قلمی نسخے مصر اور دمشق کے بعض

کتب خانوں میں موجود ہیں۔

یہ نسخہ اگرچہ جدید الخط ہے لیکن صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے۔ صاف دیسی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے معمولی خط نسخ میں پورا نسخہ شاید مختلف کاتبوں نے تیار کیا ہے۔ اس لئے کہ لقطع ہر جلد کی مختلف ہے اور فی صفحہ سطوری تعداد بھی مختلف ہے۔

مخطوطہ (۷۷) رسالہ در اباحت منقہ (فارسی) مصنفہ مولانا سید محمد مجتہد لکھنوی۔

مولانا سید محمد مجتہد لکھنوی، حضرت مولانا دلدار علی بن سید معین الدین بن سید عبدالہادی رضوی جاسی نصیر آبادی المتوفی ۱۲۳۵ھ مصنف اساس الاصول و عماد الاسلام کے فاضل و مجتہد فرزند تھے۔ انہوں نے یہ رسالہ بمقام لکھنؤ فارسی الدین حیدر رافل بادشاہ اودھ (۱۲۳۲ھ تا ۱۲۳۳ھ) کے عہد میں تالیف فرمایا ہے۔ رسالہ کا موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ منقہ (یعنی شکار موقت) جائز ہے اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت ابتداء رسالہ میں مولانا نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایک بار منقہ کے عدم جواز کی بحث دربار میں چل پڑی۔ اس لئے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے۔

موجودہ نسخہ ۸ جلدی الاخریٰ ۱۲۵۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔ تقطیع ۲۴ × ۵۸ سم، سطر فی صفحہ ۱۳، حجم ۱۳۲ صفحات خط بقدر مایقراً قریب بہ نستعلیق، کاغذ دیسی باریک روشنائی سیاہ صمغ دودی، عنوان سرخ (رنگ) بغیر جدول و حاشیہ۔

معلوم نہیں کہ یہ رسالہ کبھی طبع بھی ہوا تھا یا نہیں۔ کہیں اس کا مطبوعہ نسخہ نظر میں نہیں آیا۔

مخطوطہ (۷۹) الحواشی علی بحث الامور العامہ، (عربی) مصنفہ ملا عبد العلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن قطب الدین سہالوی النصارى، المتوفی ۱۲۳۵ھ۔

تقطیع ۲۵ × ۱۶ سم، حجم ۱۱۸۲ صفحات، صفحہ فی سطر ۲۱۔ خط خوشخط نستعلیق، کاغذ مثنوی یا دایمی، روشنائی سیاہ صمغ دودی۔ مکتوبہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۲۲۹ھ

ملا عبد العلی بحر العلوم خاندان فرنگی محل (لکھنؤ) کے چشم و چراغ۔ ملا نظام الدین مرتب درس نظامیہ کے

فرزند جلیل تھے۔ ۱۵۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۳۳ھ میں بمقام مدراس وفات پائی۔ یہ اپنے وقت کے بہت ہی مشہور و معروف عالم تھے۔ معقولات اور اصول میں بے نظیر فاضل سمجھے جاتے تھے۔ رام پور کے سرکاری مدرسہ میں معلم تھے۔ اس کے بعد بہار کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد نواب محمد علی خان ریش کرناٹک نے ان کو مدراس بلا لیا، وہاں ان کے لئے ایک بڑا مدرسہ قائم کر کے، اور بحر العلوم کا خطاب دے کر اس مدرسہ کا صدر مدرس مقرر کیا۔

ملا بحر العلوم بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے شرح منٹوی مولانا روم، رسالہ در احوال قیامت، رسالہ توحید، ارکان اربعہ، اصول فقہ وغیرہ بہت مشہور و مقبول ہیں۔ بحر العلوم نے الا فقی المسبین مصنف محمد بن محمد باقر آباد المتوفی ۱۰۴۱ھ کی بحث برآمد عامہ و مابعد الطبیعیات کو بنیاد بنا کر یہ حواشی لکھے ہیں اور بڑی ہی نکتہ آفرینی اور موشگافی کے ساتھ لکھے ہیں۔ اہل فن کے نزدیک یہ بہترین حواشی سمجھے جاتے ہیں۔

یہ حواشی بہت کیاب بلکہ نایاب ہیں۔ جہاں تک معلوم ہے یہ کہیں طبع نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے قلمی نسخے بھی بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔ ایک نسخہ اس کا فرنگی محل کے کتب خانہ میں تھا۔ معلوم نہیں کہ اب بھی ہے یا ضائع ہو گیا۔

اس کتاب کی میکروفلم ایران کے پروفیسر اور بعض اہل علم اساتذہ نے ہمارے کتب خانہ سے حاصل کی ہے۔ مخطوطہ (۸۹) کتاب الجہاد (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور مولانا سید احمد شہید کے بعض خطوط فارسی کا مجموعہ) مکتوبہ ۱۲۴۵ھ

تقطیع ۲۴ × ۱۴ سم - حجم ۴۸ - فی صفحہ سطر ۱۸ - کاغذ دستی - روشنائی سیاہ خط معمولی نستعلیق - اگرچہ یہ کوئی بڑا مجموعہ نہیں ہے لیکن بہر حال ایک نادر کتاب ہے۔ اس میں ایک خط شاہ عبدالعزیز دہلوی کا ہے۔ ایک وصیت نامہ مولانا عبدالحی کا ہے۔ اور باقی مشہور مجاہد سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط وغیرہ ہیں۔

خطوط کے ذخیرہ میں مولانا عبید اللہ سندھی المتوفی ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء کے حسب ذیل مسودات بھی موجود ہیں۔

۸۳ التہبید لایئۃ التجدید (عربی)

۸۴ و ۸۵ و ۸۶ تفسیر مولانا سندھی بزبان عربی

مولانا عبید اللہ خاندانی طور پر پنجاب کے رہنے والے ایک سکھ تھے۔ سندھ میں تعلیم حاصل کی اور مسلمان ہو گئے، پھر کے بعد دیوبند میں تعلیم کی تکمیل کی۔ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے وابستہ رہے۔ اپنے سیاسی افکار کی وجہ سے

فاتیکان ۱۔ سکونیاں وغیرہ کے کتب خانوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ ان میں سے چند کتابوں کے نام پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کے ملاحظہ سے یہ اندازہ ہو سکے گا کہ کتب خانہ کا یہ شعبہ کس قدر اہم اور نادر کتابوں پر مشتمل ہے۔

قلم نمبر ۱۲۔ التذکار الجامع للآثار الحمینی بن العباس النہانی المتوفی بعد ۶۹۵ھ

قلم نمبر ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶۔ مصنف بن ابی شیبہ الصبی المتوفی ۲۲۵ھ۔ ۸ جلدات

نمبر ۲۹ تفسیر عبدالرزاق الحمیری الصغافی، المتوفی ۲۱۱ھ۔

نمبر ۳۳۔ تفسیر السمعانی، منصور بن محمد بن عبدالجبار المروزی المتوفی ۴۸۹ھ۔

نمبر ۴۴۔ تلخیص الملتا بہ فی الرسم للخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ۔

نمبر ۴۳، ۴۴۔ الكامل فی معرفۃ شعفاء الحوثن للمافظ عبداللہ بن عدی الجرجانی المتوفی ۳۶۵ھ۔

نمبر ۴۵۔ کتاب معرفۃ الصعابہ رمی اللہ عنہم، لابی عبداللہ بن محمد بن الحنفی بن محمد بن یحییٰ بن منذر المتوفی ۳۹۵ھ

نمبر ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰۔ تاویلات اہل السنۃ لابن منصور المانریذی المتوفی ۳۳۳ھ۔

نمبر ۶۷۔ عیون الناس فی التفسیر، لعبد الکبیر بن عبد الصمد القطان المتوفی ۴۷۸ھ۔

نمبر ۸۰۔ الامامۃ لمولف مجهول، ولعلہ بلوخیہ اسمعیل بن عباد المتوفی ۳۸۵ھ۔

نمبر ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔ الحادی الکبیر لابی الحسن علی بن محمد الماوردی المتوفی ۴۵۴ھ (جلد ۲۳ ضمیمہ جلدات)

نمبر ۱۳۱۔ التحریر فی شرح الجامع الکبیر لجمال الدین محمود بن احمد الحمیری البغدادی المتوفی ۳۶۶ھ (جلد ۷ جلدات)

نمبر ۱۶۲۔ تاریخ ادب القضاء للصدر الشہید عمر بن عبدالفریز المتوفی ۵۳۶ھ

نمبر ۱۶۷۔ اختلاف الفقہاء والاشتراف لعزالدین بن ہبیرہ المتوفی ۵۶۵ھ

نمبر ۱۶۹۔ شکل اعراب القرآن۔ لابی محمد مکی بن ابی طالب حموش الاندلسی المتوفی ۴۳۷ھ

نمبر ۱۷۱۔ کتاب الاموال۔ لابن زنجیہ النسائی۔ ابی احمد حمید المتوفی ۵۲۵ھ

نمبر ۳۳۰، ۳۳۱۔ التعلیق الکبیر، للقاضی ابی یعلیٰ الصنبر محمد بن محمد بن محمد بن الحسین المتوفی ۵۶۰ھ (۲ جلدیں)

نمبر ۳۳۲۔ منجد الاشراف۔ لابی ابی الزیاء القرشی المتوفی ۵۸۳ھ

نمبر ۳۵۵، ۳۵۶۔ انساب الاشراف ج ۴، ۵۔ للبلخاری المتوفی ۲۷۹ھ

نمبر ۳۱۲۔ اصل الاحکام للامام الزیدی المتوکل احمد بن سلیمان الیمانی ۵۶۶ھ

نمبر ۳۲۱۔ الكنز المدفون والفلک المشحون۔ لیونس المالکی المتوفی بعد ۵۷۵ھ

قلم نمبر ۲۲۳۔ طرق الخلاف بین اثنافعیۃ و الخنفیۃ للقاضی الحسن بن محمد المروزی المتوفی ۴۶۲ھ ؟
 نمبر ۳۲۹۔ اخبار الواقدین من الرجال من اهل الکوفۃ والبصرۃ علی معاویہ بن ابی سفیان۔ مؤلف مجهول
 نمبر ۳۳۸۔ کتاب البحر فی علل القراءات لابن علی الفارسی الحسن بن احمد المتوفی ۳۳۸ھ
 نمبر ۳۴۰۔ ۳۱۵۔ تقدیم النذیم و عقبی النعیم للمقیم۔ لابن حمویۃ الدمشقی المتوفی ۴۷۶ھ
 نمبر ۳۱۶۔ اداب البیاسۃ بالعدل، لمبارک بن خلیل الخازن دیوبند (القرن الثامن)

جہاں علم وہاں قلم
 جہاں قلم وہاں

ایک

مضبوط اریڈیم ٹیڈنٹ
 کے ساتھ
 ہر جگہ دستیاب ہے

NO. T-584

A PRODUCT OF
 AZAD FRIENDS
 & CO. LTD.

جے آف فرینڈس لمیٹڈ
 پریسنگ ہاؤس